76

سرکاری رپورٹ

بلوچستان صوبائی اسمبلی

مباحثات

سہ شنبہ - ۸ اپریل ۱۹۷۵ء

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ
۱	تلاوت کلام پاک و ترجمہ -	۱
۲	نشان زدہ سوالات اور انکے جوابات -	۲
۳	رخصت کی درخواستیں -	۱۹
۴	مجلس قائمہ برائے مال، مالیات و ترقیات کو بلوچستان کے ترقیاتی منصوبہ جات سال ۷۳ - ۱۹۷۲ء پر رپورٹ پیش کرنے کی تاریخ میں توسیع -	۲۰

جلد دہم

شمارہ چہارم (۴)

فہرست ارکان جنہوں نے اجلاس میں شرکت کی

۱۔ جام میر غلام قادر خان
۲۔ میر نصرت اللہ خان سنجرانی
۳۔ محمد انور جان کھیتران
۴۔ مولوی محمد حسن شاہ
۵۔ میر قادر بخش بلوچ
۶۔ میر صابر علی بلوچ
۷۔ میاں سیف اللہ خان پراچہ
۸۔ مولوی صالح محمد
۹۔ حاجی میر شاہنواز خان شاہلیانی
۱۰۔ نوابزادہ تیمور شاہ جوگیزئی

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

بروز سہ شنبہ مورخہ ۸ اپریل ۱۹۷۵ء

زیر صدارت سردار محمد خان باروزئی اسپیکر

صبح ساڑھے دس بجے شروع ہوا

تلاوت کلام پاک و ترجمہ

از قاری سید افتخار احمد کاظمی

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ـ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰیَۃٍ اَوْ نُنْسِھَا نَاْتِ بِخَیْرٍ مِّنْھَآ اَوْ مِثْلِھَا ط اَلَمْ تَعْلَمْ
اَنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ o اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰہَ لَہٗ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ ط وَمَا لَکُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیْرٍ ـ اَمْ تُرِیْدُوْنَ
اَنْ تَسْئَلُوْا رَسُوْلَکُمْ کَمَا سُئِلَ مُوْسٰی مِنْ قَبْلُ ط وَمَنْ یَّتَبَدَّلِ الْکُفْرَ بِالْاِیْمَانِ
فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِیْلِ o ـــ صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْمُ ط

(سورۃ البقرۃ ع ۱۳ ـ آیات ۱۰۶ تا ۱۰۸ (پ ۱ ع ۱۳)

میں پناہ میں آتا ہوں، اللہ کی، شیطان مردود کے شر سے۔ شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

ترجمہ ہم جس آیت کو منسوخ کر دیتے ہیں، یا بھلا دیتے ہیں، تو کوئی اُس سے بہتر، یا مثل اُسکے لے آتے ہیں تمہیں خبر (علم) نہیں کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ کیا تمہیں خبر (علم) نہیں کہ اللہ ہی کے لئے سلطنت، آسمانوں اور زمین کی ہے۔ اور اللہ کے سوا کوئی تمہارا یار و مددگار نہیں۔ تو تم شاید یہ چاہتے ہو کہ اپنے رسولؐ سے سوال کرو، جیسا کہ اس سے قبل موسیٰؑ سے سوال کیا جا چکا ہے۔ اور جو کوئی ایمان کے بدلہ میں کفر اختیار کریگا سو وہ یقیناً سیدھی راہ سے بھٹک گیا۔

وَمَا عَلَیْنَآ اِلَّا الْبَلَاغ ـ

مسٹر اسپیکر۔ وقفۂ سوالات۔ مسٹر محمود خان اچکزئی۔

چونکہ محمود خان صاحب نہیں ہیں اسلئے قادر بخش بلوچ صاحب اپنے سوالات پوچھیں۔

(مسٹر محمود خان اچکزئی کے سوال نمبر ۱۹/، ۱۳۹/، ۲۰۲/، ۲۰۳/، ۲۰۴/ نہیں لئے گئے)

نمبر ۲۷۷، میر قادر بخش بلوچ۔ کیا وزیر صحت و سماجی بہبود بتائیں گے کہ۔

(الف) لیڈی ہیلتھ وزیٹرز ٹریننگ سنٹر کوئٹہ کب قائم ہوا اور اس پر اب تک کتنا خرچ آیا ہے،

(ب) کتنی خواتین کو ہر سال اس سنٹر میں ٹریننگ دی جاتی ہے، اور اب تک کل کتنی خواتین نے ٹریننگ حاصل کی ہے۔

(ج) بلوچستان میں کام کرنے والے موجودہ لیڈی ہیلتھ وزیٹرز کی کل تعداد ضلع وار کتنی ہے۔

وزیر صحت و سماجی بہبود (مولوی محمد حسن شاہ)

(الف) پبلک ہیلتھ اسکول و لیڈی وزیٹرز ٹریننگ سنٹر کوئٹہ ۱۹۷۱ء میں قائم ہوا۔ اس پر اب تک سولہ لاکھ چھیانوے ہزار دو سو تیس روپے نوے پیسے خرچ ہوئے ہیں۔

(ب) اس اسکول میں خواتین کو ہر سال ٹریننگ دی جاتی ہے۔ اب تک چار سو اکیس خواتین نے ٹریننگ حاصل کی ہے۔

(ج) بلوچستان میں اس وقت ترپن ۵۳ لیڈی ہیلتھ وزیٹرز کام کر رہی ہیں۔ جنکی ضلع وار تفصیل حسب ذیل ہے۔

نمبر شمار	تعداد
۱۔ ضلع کوئٹہ	۱۸

یہ اٹھارہ اسلئے ہیں کہ اس میں نرسوں کو بھی شامل کر لیا گیا ہے۔ جن میں ۱۴ وزیٹر کی حیثیت سے کام کر رہی ہیں۔ اور چار نرس کی حیثیت سے کام کر رہی ہیں اسطرح کل تعداد اٹھارہ

ہوگئی۔ اسکے بعد باقی ضلعوں کی تعداد مندرجہ ذیل ہے ۔

نمبر شمار	تعداد	نمبر شمار	تعداد
۱۔ ضلع پشین	۵	۷۔ ضلع لسبیلہ	۲
۲۔ ضلع ژوب	۳	۸۔ ضلع قلات	۲
۳۔ ضلع چاغی	۴	۹۔ مری بگٹی ایجنسی	—
۴۔ ضلع سبی	۵	۱۰۔ ضلع خاران	۲
۵۔ ضلع کچھی	۲	۱۱۔ ضلع مکران	۲
۶۔ ضلع نصیر آباد	۱	۱۲۔ ضلع لورالائی	۵
		۱۳۔ ضلع خضدار	۱

میزان = ۵۳

میر قادر بخش بلوچ ۔ (ضمنی سوال) مولوی صاحب یہ بتائیں کہ دوران ٹریننگ ان نرسوں کو کتنا وظیفہ دیا جاتا ہے ۔

وزیر صحت وسماجی بہبود ۔ میں نے جواب پڑھ تو دیا اب کیا ہے ؟

میر قادر بخش بلوچ ۔ مولوی صاحب میرا ضمنی سوال ہے ....

وزیر صحت وسماجی بہبود ۔ آپ نے جو سوال کیا ہے اس کا جواب میں نے دے دیا اب ہم کو کیا پتہ کیا ہے ۔

میر قادر بخش بلوچ ۔ مولوی صاحب آپ بتائیں کہ مکران میں جو دو نرسیں کام کر رہی ہیں وہ کون سے ہسپتال میں ہیں ؟

مسٹر اسپیکر ۔ اب آپ اس مظلوم سے کیا مانگتے ہیں ؟ اس نے جواب پڑھ دیا یہ بھی

بہت ہے آپ کو اب کیا چاہیئے ؟ اب وہ مولوی صالح سے پوچھ رہے ہیں اور مولوی صالح انہیں بتا رہے ہیں یہ کوئی ہاؤس تو نہیں رہا ۔

وزیر صحت و سماجی بہبود ۔ مجھے کیا معلوم ۔

مسٹر اسپیکر ۔ لو اسکو معلوم ہی نہیں ہے بس ۔

میر قادر بخش بلوچ ۔ تو کیا جناب ضمنی سوال نہیں ہو سکتا ؟

مسٹر اسپیکر ۔ اب کیا کیا جائے ؟ آپ ہاؤس کی حالت نہیں دیکھ رہے ہیں ۔

حاجی میر شاہنواز خان شاہلیانی ۔ جناب میرا ضمنی سوال ۔ میں مولوی صاحب کو بتانا چاہتا ہوں کہ یہ جو لیڈیز ہیلتھ وزیٹر کی تعداد بتائی گئی ہے تو ضلع نصیر آباد میں ایک بھی نہیں ہے ۔

مسٹر اسپیکر ۔ اب اپنے آپ کو جواب بھی خود ہی دے لیں جی ۔

میر قادر بخش بلوچ ۔ ضمنی سوال جناب ۔ کیا کوئی معاہدہ ہوتا ہے کہ نرسز کو کتنا عرصہ تک صوبہ بلوچستان میں کام کرنا ہوتا ہے ۔

مسٹر اسپیکر ۔ تو پھر کیا جام صاحب آپ اس کا جواب دے سکتے ہیں ۔ مولوی صاحب آپ اور مسٹر قادر بخش صاحب بیٹھ جائیں ۔ جام صاحب جواب دیں گے ۔

قائد ایوان ۔ (میر جام غلام قادر خان) سروسز رولز کے تحت پابندی تو ہوتی ہے کہ وہ بلوچستان میں سروس کریں ۔ اگر ممبر صاحب اس کا تازہ نوٹس دیں گے تو اطلاع فراہم کر دی جائے گی ۔

میر قادر بخش بلوچ ۔ جام صاحب کہا گیا ہے کہ ۱۲۴ نرسوں نے تربیت حاصل کی ہے کیا ان کے ساتھ کوئی معاہدہ نہیں تھا ۔

قائد ایوان ۔ جناب والا ! جیسا کہ آپ کو یاد ہوگا کہ بلوچستان صوبائی اسمبلی نے پچھلے سیشن میں ایک بل پاس کیا تھا جو کہ ڈاکٹروں کے متعلق تھا میرے خیال میں بہتر یہ ہوگا کہ بلوچستان میں جو نرسیں ٹرینڈ ہوتی ہیں اُن کو بھی پابند کیا جائے کہ وہ بلوچستان میں سروس کریں ۔

میر قادر بخش بلوچ ۔ کیا اسمبلی کے اگلے اجلاس میں آپ ایسا بل پیش کر دیں گے ۔

قائد ایوان ۔ جی ہاں اگلے سیشن میں ایسا بل پیش کر دیں گے ۔

میر صابر علی بلوچ ۔ جناب والا ! جب نرسز ٹریننگ سنٹر میں داخل ہوتی ہیں تو معاہدہ ہوتا ہے کہ وہ پانچ سال یا چار سال تک بلوچستان میں سروس کریں گی اور خاص طور پر دیہی علاقوں میں سروس کریں گی ۔ لیکن اس کے باوجود وہ سروس نہیں کر رہی ہیں ۔ کیا حکومت ان کے خلاف ایکشن لے رہی ہے اگر بانڈ کی خلاف ورزی کر رہی ہیں تو آپ بل لائیں گے تو اس کی بھی خلاف ورزی کر سکتی ہیں ۔

قائد ایوان ۔ اس بانڈ کے متعلق بھی حکومت دیکھے گی اگر یہ مقصد کو پورا نہیں کرتا ہے اور مؤثر نہیں ہے تو اس سلسلے میں حکومت قدم اٹھائے گی تاکہ اس بانڈ کی خلاف ورزی نہ ہونے پائے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ صحیح طریقہ یہ ہوگا کہ بلوچستان اسمبلی میں ایک بل پاس کیا جائے جس کے نفاذ کے بعد احسن طریقے سے ان نرسوں کو پابند کیا جا سکے گا ۔

میر صابر علی بلوچ ۔ کیا جناب وزیر اعلیٰ صاحب محکمہ صحت میں بہتری پیدا کرنے کے لئے اور اس محکمہ کو بہتر چلانے کے لئے وزیر صاحب سے لے کر نیچے تک تبدیلی کر کے اس کو زیادہ منظم طریقے سے چلانے کا ارادہ رکھتے ہیں ۔

قائدِ ایوان۔ ایسی کوئی ضرورت ابھی محسوس نہیں ہوئی اگر ضرورت محسوس ہوئی تو لازمی ہے اس محکمہ کو بہتر طور پر چلانے کے لئے تبدیلی لائی جائے گی تاکہ عوام کے مفاد کے تقاضوں کو پورا کیا جا سکے۔

مسٹر اسپیکر۔ اگلا سوال پوچھا جائے۔

٭۸۰/ حاجی میر شاہنواز خان شاہلیانی۔ کیا وزیر صحت و سماجی بہبود فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ حال ہی اوستہ محمد کے سول ہسپتال میں ڈاکٹر سکندر علی شیخ کو تعینات کیا گیا۔ لیکن چارج لینے کے بعد ایک ہفتہ کے اندر پھر اسکا تبادلہ کیا گیا۔

(ب) کیا اوستہ محمد جیسے اہم ہسپتال ہیں جو ڈاکٹر تعینات کیا جاتا ہے وہ قابلیت کے لحاظ سے پوسٹ کیا جاتا ہے۔

(ج) اگر جزو (ب) کا جواب اثبات میں ہے، تو ڈاکٹر سکندر علی شیخ کی اور وہ جو اسکی جگہ ڈاکٹر مقرر ہوا ہے جملہ سروس کتنی ہے۔

وزیر صحت و سماجی بہبود۔

(الف) ہاں یہ حقیقت ہے کہ ڈاکٹر سکندر علی شیخ کا تبادلہ اوستہ محمد سے بھاگ کیا گیا تھا اور ڈاکٹر در محمد ڈومکی میڈیکل آفیسر بھاگ کو اوستہ محمد میں تعینات کیا گیا تھا۔

یہ تبادلہ مقامی معتبرین کے ایک وفد کی درخواست کرنے پر ہوا تھا۔ جنہوں نے ڈاکٹر در محمد ڈومکی کی اوستہ میں تعیناتی کی درخواست کی تھی، تاہم معتبرین کی سفارش پر ڈاکٹر سکندر علی شیخ کو دوبارہ اوستہ محمد میں تعینات کر دیا گیا ہے۔

(ب) اوستہ محمد ہسپتال کے لئے ایم بی بی ایس قابلیت کا ڈاکٹر منظور ہے، جو ڈاکٹر یہ قابلیت رکھتا ہو اسے اوستہ محمد کے ہسپتال میں پوسٹ کیا جا سکتا ہے۔

(ج) ڈاکٹر سکندر علی شیخ کی جملہ سروس ۴½ سال اور ڈاکٹر در محمد ڈومکی کی جملہ سروس تقریباً ایک سال ہے۔

حاجی میر شاہنواز خان شاہلیانی - (ضمنی سوال) جناب! جواب میں بتایا ہے کہ ڈاکٹر سکندر علی شیخ کا تبادلہ مقامی معتبرین کے ایک وفد کی درخواست پر کر دیا گیا تھا اور ان کی تعنیاتی بھی وفد کی درخواست پر کی گئی تھی کیا ڈاکٹروں کا تبادلہ وفد کی درخواست پر ہوتا ہے یا ان کی قابلیت پر ہوتا ہے۔

وزیر صحت و سماجی بہبود - اس کے لئے ڈومکی صاحب نے کہا تھا وہ بھی ممبر اسمبلی ہیں اور آپ بھی ممبر اسمبلی ہیں اگر نہ کیا جائے تو ناراض ہو جائیں گے آپ ہی بتائیں کہ کیا کیا جائے؟

حاجی میر شاہنواز خان شاہلیانی - جناب جواب کے جزو (ب) میں کہا جاتا ہے اوستہ محمد کے ہسپتال کے لئے ایم بی بی ایس قابلیت کا ڈاکٹر منظور ہے جو ڈاکٹر یہ قابلیت رکھتا ہے اُسے تعینات کیا جاتا ہے۔ پھر ڈومکی صاحب یا ہماری سفارش کی کیا ضرورت ہوئی۔

وزیر صحت و سماجی بہبود - آپ اس چیز کو چھوڑیں کسی معاملہ میں ڈومکی صاحب کہتے ہیں ایسے کرو اور آپ کہتے ہیں کہ ایسے کرو تو اس میں میں کیا کروں؟ اگر نہ مانوں تو آپ لوگ ناراض ہو جاتے ہیں۔

مسٹر اسپیکر - اگلا سوال۔

٭۷۸۲ - حاجی میر شاہنواز خان شاہلیانی - کیا وزیر صحت و سماجی بہبود برائے کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) اوستہ محمد کے سول ہسپتال کا وزیر صاحب نے کتنی مرتبہ معائنہ فرمایا ہے۔

(ب) اگر معائنہ فرمایا تو کب اگر نہیں تو کیوں نہیں۔

وزیر صحت و سماجی بہبود۔

(الف) میں نے اب تک اوستہ محمد کے سول ہسپتال کا معائنہ نہیں کیا۔
(ب) مذکورہ ہسپتال کا اب تک معائنہ نہ کرنے کی کوئی وجہ نہیں۔ بہر حال صوبائی سطح پر اس ہسپتال کا معائنہ آخری بار ڈائریکٹر صحت نے جنوری ۱۹۷۵ء میں کیا ہے۔

مسٹر اسپیکر - اگلا سوال - میر صابر علی بلوچ کا ہے۔

٭۸۰۴ میر صابر علی بلوچ - کیا وزیر صحت و سماجی بہبود از راہ کرم بتلائینگے کہ-
(الف) صوبہ بلوچستان میں لیڈی ہیلتھ وزیٹرز کی ضلع وار منظور شدہ آسامیوں کی کل تعداد کتنی ہے۔ اور ان میں سے ہر ضلع میں کتنی حقیقتاً فرائض انجام دے رہی ہیں۔
(ب) ہیلتھ وزیٹرز ٹریننگ اسکول کوئٹہ سے سال ۱۹۶۹ء تا سال ۱۹۷۳ء ہر سال کتنی امیدواروں نے تربیت مکمل کی اور ان میں سے کتنی امیدواروں نے بلوچستان میں ملازمت اختیار کی اور کتنی اب تک یہاں ملازمت کر رہی ہیں۔
(ج) زیر تربیت لیڈی ہیلتھ وزیٹرز پر فی کس اوسطاً سالانہ اخراجات کس قدر آتے ہیں۔

وزیر صحت و سماجی بہبود۔

(الف) صوبہ بلوچستان میں لیڈی ہیلتھ وزیٹرز کی ضلع وار منظور شدہ آسامیوں اور حقیقتاً فرائض انجام دینے والی ہیلتھ وزیٹرز کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

نمبر شمار	ضلع	لیڈی ہیلتھ وزیٹرز کی منظور شدہ آسامیوں کی تعداد	حقیقتاً فرائض انجام دینے والی لیڈی ہیلتھ وزیٹرز کی تعداد
۱	کوئٹہ	۱۴	۱۴
۲	پشین	۶	۵
۳	ژوب	۴	۳
۴	چاغی	۵	۴

۱	۲	۳	۴
۵	سبی	۶	۵
۶	کچھی	۲	۲
۷	نصیر آباد	۱	۱
۸	مری بگٹی ایجنسی	۲	-
۹	لس بیلہ	۲	۲
۱۰	قلات	۳	۲
۱۱	خاران	۲	۲
۱۲	مکران	۵	۲
۱۳	لورالائی	۸	۵
۱۴	خضدار	۲	۱
	میزان -	۶۴	۳۹

(ب) سال ۱۹۶۹ء سے ۱۹۷۴ء تک ہر سال بالترتیب انتیس (۲۹)، چوبیس (۲۴)، اکتیس (۳۱)، چونتیس (۳۴) تینتیس (۳۳) اور انتالیس (۳۹) خواتین نے تربیت مکمل کی ان میں سے تینتیس (۳۳) نے صوبہ بلوچستان میں ملازمت اختیار کی اور اس وقت اٹھائیس فرائض انجام دے رہی ہیں۔

(ج) زیر تربیت لیڈی ہیلتھ وزیٹرز پر فی کس اوسطاً چار ہزار تین سو روپے خرچ ہوتے ہیں۔

میر صابر علی بلوچ - (ضمنی سوال) مولوی صاحب مکران، خاران اور لس بیلہ میں جو تعداد بتائی گئی ہے وہ بالکل غلط ہے حقیقت میں وہاں پر ایک بھی لیڈی ہیلتھ وزیٹر کام نہیں کر رہی ہے

وزیر صحت و سماجی بہبود - میں نے جواب میں آپکو سنا دیا ہے کہ مکران میں دو لیڈی ہیلتھ وزیٹر کام کر رہی ہیں۔

میر صابر علی بلوچ - جناب میں کہتا ہوں مکران میں کوئی بھی نہیں ہے۔

وزیر صحت و سماجی بہبود - اچھا تو ہم بھیج دیں گے۔

میر قادر بخش بلوچ - مولوی صاحب آپ اس سلسلہ میں انکوائری کرلیں تو بہتر ہوگا۔

میر صابر علی بلوچ - سال ۱۹۶۹ء سے ۱۹۷۴ء تک اُنتیس، چوبیس، اکتیس وغیرہ وغیرہ۔ اس لحاظ سے تو تعداد ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

وزیر صحت و سماجی بہبود - میں آپ کو تفصیلاً بتا دیتا ہوں اُنکی تعداد اسطرح ہے کہ ۱۹۶۹ء میں ۲۹، سنہ ۱۹۷۰ء میں ۲۴، سنہ ۱۹۷۱ء میں ۳۱، سنہ ۱۹۷۲ء میں ۳۴، سنہ ۱۹۷۳ء میں ۳۲ اور سنہ ۱۹۷۴ء میں ۳۹ ہے۔ اور کل تعداد ۱۹ ہو گئی۔

میر صابر علی بلوچ - ان میں سے کام کتنی کر رہی ہے؟

وزیر صحت و سماجی بہبود - اٹھائیس کام کر رہی ہیں۔

میر صابر علی بلوچ - باقی کہاں ہیں؟

وزیر صحت و سماجی بہبود - تین تو ملازمت سے استعفیٰ دے چکی ہیں باقی اپنے صوبوں کو واپس چلی گئی ہیں۔ یعنی کل تعداد ۳۳ تھی اِن میں سے تین مستعفی ہو گئی ہیں اور باقی جو باہر سے آئی تھیں اپنے صوبوں کو واپس چلی گئی ہیں۔

میر صابر علی بلوچ - یعنی باقی ۲ ہیں۔ مسٹر اسپیکر میں کچھ نہیں سمجھ سکا۔

مسٹر اسپیکر - میں آپکی کچھ مدد نہیں کر سکتا۔

میر صابر علی بلوچ۔ یہاں تو ہر شخص کو اپنی مدد خود کرنا ہوگی۔ میری عرض یہ تھی کہ تین نرسوں نے استعفیٰ دیدیا ہے باقی جو رہ گئی ہیں انکی صحیح تعداد کیا ہے؟

وزیر صحت وسماجی بہبود۔ میں بتا رہا ہوں۔ آپ سُنئے سال ۱۹۶۹ء سے جن لیڈی ہیلتھ وزیٹرز نے تربیت حاصل کی تھی وہ مغربی پاکستان کا صوبہ ٹوٹ جانے کے بعد اپنے صوبوں کو واپس چلی گئی ہیں۔ اور انکی تعداد ۱۷۵ ہے اور آب یہاں پر کل ۳۳ کام کر رہی ہیں۔

میر صابر علی بلوچ۔ مولوی صاحب آپ کو صحت کے محکمہ نے غلط جواب فراہم کیا ہے۔ آپ انکے خلاف کیا کارروائی کریں گے۔ کیونکہ آپ کے جواب کے مطابق ۲ کام کر رہی ہیں۔ اور میری اطلاع کے مطابق وہ بھی وہاں نہیں ہیں۔

وزیر صحت وسماجی بہبود۔ اچھا تو ہم آپ کے ہاں چار بھیج دیں گے۔ تاکہ آپ خوش ہوجائیں۔

قائد ایوان۔ میں معزز ممبر کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم اس معاملہ کی چھان بین کریں گے اور اس سلسلہ میں اگر محکمہ کی طرف سے غلط اطلاع فراہم کی گئی ہے تو ہم محکمہ کے خلاف کارروائی کریں گے۔

مسٹر اسپیکر۔ اب آپ اگلا سوال پوچھئے۔

***۸۰۵ میر صابر علی بلوچ۔** کیا وزیر صحت وسماجی بہبود از راہ کرم بتلائیں گے کہ۔

(الف) پنجگور سب ڈویژن میں میڈیکل افسروں بشمول لیڈی میڈیکل افسروں کی کتنی آسامیاں منظور شدہ ہیں۔

(ب) ان آسامیوں میں سے کتنی آسامیوں پر ڈاکٹر خدمات انجام دے رہے ہیں۔

(ج) کیا یہ حقیقت ہے کہ لیڈی ڈاکٹر کی آسامی موجود ہوتے ہوئے بھی عرصہ دراز سے یہ آسامی

خالی پڑی ہے اور اس پر تقرری نہیں کی گئی اگر جواب اثبات میں ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں۔

وزیر صحت و سماجی بہبود۔

(الف) پنجگور سب ڈویژن میں میڈیکل آفیسرز اور لیڈی میڈیکل آفیسرز کی کل پانچ آسامیاں منظور ہیں۔

(ب) اس وقت ان میں سے کسی بھی آسامی پر ڈاکٹر خدمات انجام نہیں دے رہے، آخری ڈاکٹر پنجگور میں ۴ جنوری ۱۹۷۵ء تک تعینات رہا۔

(ج) جی ہاں یہ درست ہے، وجہ سب کو معلوم ہے کہ صوبہ بھر میں بالعموم اور دور دراز علاقوں میں بالخصوص سروس کرنے کے لئے لیڈی ڈاکٹر میسر نہیں۔

میر صابر علی بلوچ۔ مولوی صاحب! میں سوال تو نہیں پوچھونگا البتہ صرف آپکی اطلاع کے لئے بتاتا ہوں کہ پنجگور میں ڈاکٹر نہیں بھیجا گیا ہے۔

وزیر صحت و سماجی بہبود وہ تو ہم نے لکھا ہے کہ ڈاکٹر بھیجا ہے۔

میر صابر علی بلوچ۔ جہاں لکھا ہے کہ آخری ڈاکٹر وہاں پر ۴ جنوری ۱۹۷۵ء تک کام کر رہا تھا۔

وزیر صحت و سماجی بہبود۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ ہمارے پاس ڈاکٹر نہیں ہیں۔ اور ایکسوتر آسامیاں خالی ہیں۔ اب بولان میڈیکل کالج کھل گیا ہے۔ جب ڈاکٹر بنیں گے تو ہم انکو وہاں بھیج دیں گے۔

میر صابر علی بلوچ۔ مسٹر اسپیکر! ہمارے اس جگہ کے جتنے بھی پرانے ڈاکٹر صاحبان ہیں مثلاً۔ ڈاکٹر برنی صاحب ڈاکٹر جعفر صاحب یہ بھی کسی زمانے میں یعنی آزادی سے قبل پنجگور ہسپتال میں خدمات انجام دے چکے ہیں۔ مطلب یہ ہوا کہ اس زمانے میں بھی وہاں کی اتنی اہمیت تھی۔ اب صورتحال یہ ہے کہ اس علاقے میں کوئی ڈاکٹر نہیں بھیجا گیا ہے اور آخری ڈاکٹر جو وہاں پر تعینات رہا،

اُسکی مدت ملازمت ۴ جنوری ۱۹۷۵ء تک ہے۔ اور اب تو وہاں کے غریب عوام کسی طرح بھی اپنا علاج نہیں کرا سکتے آخر وجہ کیا۔

وزیر صحت و سماجی بہبود - وجہ تو آپ ہی بتائیے اور آپ ہی اسکا علاج کیجئے۔ تو بتائیے ہم اسکا کیا علاج کریں ؟

میر صابر علی بلوچ - تو اور کون کریگا۔ کیا ہم کریں ؟ پچھلے سیشن میں جو لازمی سروس کا قانون منظور ہوا تھا اس پر کیوں عمل نہیں کرتے اور ڈاکٹروں کی خدمات کیوں نہیں حاصل کرتے۔

وزیر صحت و سماجی بہبود - اب ضرور کریں گے۔

میر صابر علی بلوچ - ہمارا بس چلتا تو ہم اس قانون پر عمل کر کے ڈاکٹر حاصل کرتے اور وہاں بھیجتے۔ اسی طریقے سے ہی ڈاکٹر وہاں جائیں گے۔

وزیر صحت و سماجی بہبود - اب ہم ایسا ہی کریں گے اور نرسیں بھی بھیجنگے۔

مسٹر اسپیکر - اگلا سوال۔

***۸۱۰- میر صابر علی بلوچ** - کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ کرم بتلائیں گے کہ

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ کوئٹہ شہر کے سینما گھروں میں ۴ اگست ۱۹۷۲ء سے اب تک ہر ٹکٹ پر ۱۰ پیسہ سیلاب فنڈ کے نام سے وصول کیئے جا رہے ہیں۔

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو۔

(۱) اس کی وصولی کن احکامات کے تحت کی جا رہی ہے۔

(۲) اس مد میں اب تک کل کتنی رقم جمع ہوئی اور اسے کس طرح خرچ کیا گیا۔

(۳) کیا اب بھی اس رقم کے وصول کرنے کا کوئی جواز ہے۔

وزیر آبکاری و محصولات (جام میر غلام قادر خان)

(الف) ہاں یہ حقیقت ہے کہ کوئٹہ شہر کے سینما گھروں میں ۹ اگست ۱۹۷۲ء سے ۱۸ مارچ ۱۹۷۵ء تک ہر ٹکٹ پر دس پیسے سیلاب فنڈ کے نام سے وصول کئے جا رہے تھے، جو کہ ۱۹ مارچ ۱۹۷۵ء سے بند کر دیئے گئے ہیں۔

(ب) (۱) اسکی وصولیابی بحکم جناب ڈپٹی کمشنر صاحب کوئٹہ کی جا رہی تھی۔

(۲) اس مد میں جو رقم جمع ہوئی وہ مبلغ ۷۰/۱۰/۲۰ روپے ہے، یہ رقم جناب وزیر اعظم صاحب پاکستان کے فنڈ کے لئے مسٹر ایم عباسی آرڈی نینگ صدر برائے فیڈریشن آف اسٹوڈنٹس آرگنائزیشن پاکستان ڈینسو ہال بندر روڈ کراچی کو بھجوا دی گئی، اس صورت حال سے جناب وزیر اعظم صاحب پاکستان کو مطلع کیا گیا، اس رقم کو صوبائی حکومت نے خرچ نہیں کیا بلکہ مرکزی حکومت کے سپرد کر دیا گیا۔

(۳) اب اس رقم کو وصول کرنے کا کوئی جواز نہیں ہے اور آفیسر مجاز (ڈپٹی کمشنر کوئٹہ) نے اس بارے میں احکامات جاری کر دیئے ہیں اور مورخہ ۳/۱۵ /۷۵ ۱۹ کے بعد اس مد میں کوئی رقم وصول نہیں کی گئی۔

میر صابر علی بلوچ - (ضمنی سوال جناب) یہ جو فیڈریشن آف اسٹوڈنٹ آرگنائزیشن آف پاکستان ڈینسو ہال بندر روڈ کراچی کو رقم بھجوائی گئی تھی اس کے متعلق کیا مرکزی حکومت کی طرف سے صوبائی حکومت کو کوئی ہدایات ملی تھیں۔ کہ یہ سیلاب فنڈ کے لئے مسٹر ایم عباسی کو ڈینسو ہال بندر روڈ کراچی بھجوا دی جائے۔

وزیر آبکاری و محصولات - جناب والا! ان اسٹوڈنٹ کا ایک عام طریقہ کار ہوتا ہے انہوں نے کراچی میں اور صوبہ سرحد میں بھی اس قسم کی وصولیابی کی تھیں۔ جب مجھے اس چیز کا علم ہوا اور مجھے اس میں فراڈ نظر آیا تو میں نے اس چیز کو فوری طور پہ بند کرنے کے احکامات جاری کئے۔

(قطع کلامیاں)

میر قادر بخش بلوچ - جام صاحب جب کسی چیز میں کوئی فراڈ نظر آجائے تو پھر اسے

چھٹی آئندہ کے لئے احتیاط اس کا مقصد یہ ہوا کہ
"گذشتہ را صلوٰت آئندہ را احتیاط"

وزیر آبکاری و محصولات - جناب والا! آئندہ ایسی کوئی چیز نہیں ہونے دیجائیگی اکثر بناوٹی لوگ دعوی کرتے ہیں کہ وہ اپنی قوم اور عوام کا درد اپنے دل میں رکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم مصیبت کے وقت قوم کے لئے چندہ جمع کرتے ہیں ۔ لیکن مجھے اس کے بارے میں اطلاعات ملیں ہیں اس میں ایسی باتیں ہوئی ہیں جس کی وجہ سے میں نے فوری طور پر ڈپٹی کمشنر کو احکامات دیئے کہ آئندہ اس قسم کا کوئی چندہ جمع نہ کیا جائے ۔

میر صابر علی بلوچ - جام صاحب آپ بتائیں کہ ڈپٹی کمشنر نے انہیں اپنی طرف سے اجازت دی تھی یا آپ نے ....

وزیر آبکاری و محصولات - اس کے متعلق نیا نوٹس دیں میں پوری تفصیلات بتلاؤنگا۔

مسٹر اسپیکر - اگلا سوال ۔

***۸۱۱- میر صابر علی بلوچ** - کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ کرم بتلائیں گے کہ

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ صوبہ بلوچستان میں سینما گھروں سے تفریحی ٹیکس کی وصولی کے لئے ۱۹۷۲ء کے آرڈیننس نمبر ۶ کے مطابق (CAPACITY SYSTEM) کو ختم نہیں کیا گیا۔ اگر جواب اثبات میں ہے تو اس کی کیا وجہ ہے ،

(ب) کیا یہ درست ہے کہ (CAPACITY SYSTEM) کی بدولت حکومت کو تفریحی ٹیکس کی مد میں وہ مطلوبہ رقم وصول نہیں ہو رہی ہے جو کہ داخلہ کی بنیاد پر وصولی سے ہو سکتی ہے۔

(ج) کیا یہ درست ہے کہ (CAPACITY SYSTEM) کی وجہ سے کوئٹہ شہر کے مالکان سینما پر کافی تفریحی ٹیکس واجب الادا ہے اور وہ اسکی ادائیگی سے گریز کر رہے ہیں ۔

(د) اگر (ج) کا جواب اثبات میں ہے تو ہر سینما پر کس قدر تفریحی ٹیکس واجب الادا ہے اور کتنی مدت کے بقایا جات ہیں، نیز یہ کہ ان بقایا جات کی وصول یابی کے لئے محکمہ نے اب تک کیا اقدامات کئے ہیں۔

وزیر آبکاری و محصولات۔

(الف) یہ حقیقت ہے کہ صوبہ بلوچستان میں سینما گھروں سے تفریحی ٹیکس کی وصولیابی کے لئے ۱۹۷۳ء کے آرڈیننس نمبر ۷ کے مطابق (CAPACITY SYSTEM) کو ختم کیا گیا ہے۔ مگر اس آرڈیننس کو عملی جامہ نہیں پہنایا گیا۔ کیونکہ اس سلسلے میں ایک اور ترمیمی آرڈیننس جاری کیا گیا، جس میں مذکورہ آرڈیننس کے عائد کرنے کا اختیار صوبائی حکومت کو دیا گیا۔ سینما مالکان نے مذکورہ آرڈیننس کے نفاذ کے خلاف اپیلیں دائر کیں۔ گورنر صاحب بلوچستان کی طلبی رپورٹ پر یہ معاملہ دوبارہ گورنر بلوچستان کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ جس پر انہوں نے معتمد مالیات کی رائے معلوم کرنے کے بعد محکمہ آبکاری و محصولات کے رویہ کے پیش نظر (CAPACITY SYSTEM) کو دوبارہ جاری رکھنے کا حکم صادر فرمایا جب تک کہ سینما کے مالکان اس کے خلاف اپیل نہ کریں۔ سینما کے مالکان اس سسٹم سے اب تک مطمئن ہیں۔

(ب) یہ درست نہیں کہ (CAPACITY SYSTEM) کی بدولت حکومت کو تفریحی ٹیکس کی مد میں وہ مطلوبہ رقم وصول نہیں ہو رہی ہے، جو فی کس داخلے کی بنیاد پر وصولیابی سے ہو سکتی ہے، کیونکہ اس طرح یہ آمدنی سینما ٹکٹوں کی حقیقی فروخت پر مبنی ہو گی، لہذا ٹکٹوں کی فروخت ہی کے مطابق آمدنی میں کمی بیشی ہو سکتی ہے، مزید براں سینماؤں کی دوبارہ درجہ بندی کیلئے کمشنر کوئٹہ ڈویژن کی صدارت میں ایک کمیٹی مقرر کی گئی۔ جس کی طرف سے رپورٹ کا انتظار ہے اس رپورٹ کے پہنچنے پر غور کیا جائیگا۔ کہ آیا مذکورہ آرڈیننس نمبر ۷ پر عمل درآمد کیا جائے یا نہیں۔ یہاں پر یہ امر بے جا نہ ہوگا کہ اگر داخلے کی بنیاد پر تفریحی ٹیکس وصول کیا جائے تو اس صورت میں حکومت کی آمدنی میں سے خرد برد کا اندیشہ ہو گا اور (CAPACITY SYSTEM) کو بحال رکھا جائے تو خرد برد کا اندیشہ نہیں ہو گا۔ ایسے حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے موجودہ سینما گھروں کے ٹیکس پر تیس فیصد و پانچ فیصد کا اضافہ کیا گیا ہے۔

(ج) یہ درست ہے کہ (CAPA CITY SYSTEM) کے نافذ ہونے کے بعد سے کوئٹہ شہر کے مالکانِ سینما پر کافی تفریحی ٹیکس واجب الادا ہے اور اس ٹیکس کی وصولی مختلف وجوہات کی بناء پر التواء میں رہے جسکی تفصیل جزو (د) کے جواب میں واضح کی گئی ہے۔

(د) تفصیل رقومات واجب الادا اور اقدامات اختیار کردہ دربارہ وصولیابی از طرف محکمہ آبکاری و محصولات حسب ذیل ہیں:-

نمبر شمار	نام سینما	رقم واجب الادا	مدت	تفصیل اقدامات جو محکمہ آبکاری و محصولات نے ان بقایاجات کی وصولیابی کیلئے اختیار کئے۔
۱	۲	۳	۴	۵
۱	عصمت سینما	۱۳،۱۲۶/۴۳	از ۶۹-۷-۲۶ تا ۷۲-۷-۶	ان رقومات کے متعلق متعدد بار سینما مالکان کے ساتھ محکمہ آبکاری و محصولات کے افسران بالا کی میٹنگیں منعقد ہوئیں اور سینما مالکان نے
۲	غازی سینما	۱۲،۱۴۰/۲۰	از ۶۹-۹-۲۶ تا ۷۲-۹-۲۱	ان واجب الادا رقومات کو چیلنج کرتے ہوئے یہ بتلایا کہ ان رقومات کا بیشتر حصہ اس وجہ سے انکے ذمہ محکمہ آبکاری و محصولات نے واجب الادا
۳	امداد سینما	۱۰،۲۶۵/۶۴	از ۶۹-۹-۲۶ تا ۷۲-۳-۳۰	دکھلایا ہے، کیونکہ محکمہ کے ریکارڈ کے بموجب شو منعقد کرنے کے متعلق ہفتہ وار پروگرام موصول نہیں ہوئے اور اسطرح سے محکمہ نے
۴	راحت سینما	۸،۸۴۹/۶۸	از ۶۹-۹-۲۶ تا ۷۲-۵-۲۵	قانون کے اندر جو زیادہ سے زیادہ سینما شو منعقد ہو سکتے تھے۔ ان کے مطابق رقم تعلیات کی نکالی۔ چنانچہ یہ طے پایا کہ مالکان سینما جات
۵	ریگل تھیٹر	۵،۷۱۹/۱۴	از ۶۹-۹-۲۶ تا ۷۲-۵-۲۵	متعلقہ کے بارے میں محکمہ آبکاری و محصولات کے کارکنوں کو اپنا اپنا ریکارڈ معائنہ کروانے کیلئے پیش کریں گے اور جہاں جہاں دستاویزی

۱	۲	۳	۴	۵
۶	ڈیلائٹ سینما	۳،۸۰۶/۴۰	از ۲۶-۹-۶۹ تا ۱۰-۸-۷۲	شہادت دربارہ ہفتہ وار پروگرام فراہم کی جائیگی ایسی شہادت کو قبول کرتے ہوئے محکمہ کے اہلکاران رقم بقایاجات کو ختم کردیں گے اور
۷	پیراڈائیز سینما	۱،۹۰۸/۴۰	از ۲۶-۹-۶۹ تا ۱۴-۱۰-۷۱	جہاں دستاویزی شہادت مالکان سینما پیش نہ کر سکیں گے۔ تو ایسی صورت میں وہ حلفیہ بیانات دیں گے، جس کے بعد بقایاجات کی رقم
۸	پاک فورسز سینما کوئٹہ کینٹ	۲۲،۷۰۴/۹۵	از ۲۶-۹-۶۹ تا ۳۰-۹-۷۱	ختم یا گھٹادی جائیگی، چنانچہ اس کام پر محکمہ کی طرف سے ایک فرد ار انسپکٹر کو مامور کیا گیا ہے، اور اسے ہدایت کی گئی ہے کہ وہ ہر مہینہ اپنی معائنہ رپورٹ ہر سینما کے بارے میں مرتب
	کل مجموعہ	۷۸،۶۱۱/۸۴		کرکے افسران بالا کو پیش کرے۔ اس رپورٹ کی روشنی میں جو اصل رقم (بقایاجات) جن جن سینما گھروں کے ذمہ ہوگی ان کی وصولی کیجائیگی۔
÷	÷	÷	÷	
۱	ڈیلائٹ سینما	۴۷،۱۴۲/-	از ۴-۷-۶۹ تا ۳۱-۳-۷۱	اس معاملہ میں حکم امتناعی از ان ہائی کورٹ سندھ و بلوچستان کوئٹہ مورخہ ۱۹ ۴/۷۴ جاری ہوا ہے لہذا وصولی روکی ہوئی ہے ان جملہ
۲	پاک فورسز سینما کوئٹہ کینٹ	۲۱،۱۶۴/۷۴ ۶۰،۵۰۰/۶۰	از ۴-۷-۶۹ تا ۳۱-۳-۷۱	رقومات کی وصولی بحکم جناب ممبر صاحب بورڈ آف ریونیو بلوچستان کوئٹہ جاری شدہ مورخہ ۵ ۵/۷۱ و ۹ ۸/۷۳ روک رکھی ہے۔
	پاک فورسز سینما کوئٹہ کینٹ		از ۱-۴-۷۱ تا ۳۰-۹-۷۱	
	مجموعہ =	۲۸،۶۶۵/۳۶		

رُخصت کی درخواستیں

مسٹر اسپیکر۔ کل میر شبیر علی خان نوشیروانی کی چھٹی کی ایک درخواست ایوان میں پیش کی گئی تھی جس کی منظوری کا فیصلہ آج کے لئے ملتوی کر دیا گیا تھا۔

قائدِ ایوان۔ جناب! ایوان کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے اور میں ایوان کی طرف سے سفارش کرونگا کہ انکی رخصت منظور کی جائے۔

مسٹر اسپیکر۔ سوال یہ ہے کہ رُخصت منظور کی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر اسپیکر۔ اَب سیکریٹری اسمبلی رخصت کی دوسری درخواست پڑھیں گے۔

سیکریٹری اسمبلی۔ (سید محمد اطہر)

سردار میر جاکر خان ڈومکی ممبر صوبائی اسمبلی بلوچستان کی درخواست مورخہ ۷ اپریل ۱۹۷۵ء

گزارش ہے کہ میرا بچہ بیمار رہے۔ اس کو علاج معالجہ کے لئے کراچی لے جانا ہے اسلئے اسمبلی سے درخواست ہے کہ مجھے مورخہ ۸ اپریل ۱۹۷۵ء سے ۱۳ اپریل ۱۹۷۵ء تک رخصت عطا فرمائی جاوے۔

مسٹر اسپیکر۔ اَب سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر اسپیکر۔ حاجی شاہنواز خان شاہلیانی اپنی ایک تحریک پیش کریں۔

میر شاہنواز خان شاہلیانی۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔

مجلس قائمہ برائے مال۔ مالیات و ترقیات کو بلوچستان کے ترقیاتی منصوبہ جات سال ۷۳-۱۹۷۲ء پر جو کہ اسمبلی نے ۱۶ جولائی ۱۹۷۴ء کو اس کے سپرد کیا تھا۔ اپنی رپورٹ اسمبلی میں ۳۰ جون ۱۹۷۵ء تک پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

مسٹر اسپیکر۔ تحریک یہ ہے کہ

مجلس قائمہ برائے مال۔ مالیات و ترقیات کو بلوچستان کے ترقیاتی منصوبہ جات سال ۷۳-۱۹۷۲ء جو کہ اسمبلی نے ۱۶ جولائی ۱۹۷۴ء کو اس کے سپرد کیا تھا۔ اپنی رپورٹ اسمبلی میں ۳۰ جون ۱۹۷۵ء تک پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر اسپیکر۔ اب وزیر قانون اپنا مسودہ قانون پیش کریں گے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور۔ (میاں سیف اللہ خان پراچہ) جناب اسپیکر صاحب! چونکہ معزز ممبران نے اس پر مزید غور و خوض کے لئے وقت مانگا ہے لہذا میں اس بل کو اس اجلاس میں پیش نہیں کرنا چاہتا ہوں۔

مسٹر اسپیکر۔ اب چونکہ کوئی اور کام باقی نہیں رہا اور کل کے لئے کوئی کام نہیں ہے اس لئے اسمبلی کو . . . .

وزیر قانون و پارلیمانی امور۔ جناب کل کے لئے سوال و جواب تو ہیں۔

مسٹر اسپیکر۔ جناب کل کے لئے ایجنڈے پر کوئی کارروائی تو ہونی چاہیئے اور کل کے لئے گورنمنٹ کی طرف سے کوئی کارروائی نہیں ہے لہذا ۹ اپریل ۱۹۷۵ء کی فہرست میں

جو سوال وجواب ہیں وہ بھی ۱۰؍اپریل ۱۹۷۵ء کو لیئے جائیں گے ۔ وہ غیر سرکاری کارروائی کا دن ہے لہذا ایوان کی کارروائی ۱۰؍اپریل ۱۹۷۵ء صبح ساڑھے دس بجے تک کے لئے ملتوی کی جاتی ہے ۔

(اجلاس ۱۱ بجکر ۱۰ منٹ پر پنج شنبہ ۱۰؍اپریل ۱۹۷۵ء صبح ساڑھے ۱۰ بجے تک کیلئے ملتوی ہوگیا)